Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ہفتہ وار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۵ شعبان ۱۳۹۸ھ ۲۲ وفا ۱۳۵۷ھش ۲۲ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۶۶

لَحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خُلقِ عظیم پر قائم کیا گیا

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ میں لفظ عظیم انتہائے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم: ۴، ۵)

ترجمہ:۔ اور تجھے خدا کی طرف سے ایک ایسا بدلہ ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا (اس کے علاوہ ہم یہ بھی قسم کھاتے ہیں کہ) تُو (یعنی تیری تعلیم اور تیرا عمل) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے نبی کریمؐ کے حق میں فرمایا ووجدك ضالًّا فهدٰى... آیت کے اس جگہ وہ معنے لینے چاہئیں جو آیت کے سیاق وسباق سے ملتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ نے پہلے آنحضرتؐ کی نسبت فرمایا الم یجدك یتیمًا فاٰوٰی ووجدك ضالًّا فهدٰی ووجدك عائلًا فاغنٰی یعنی خدا تعالیٰ نے تجھے یتیم اور بیکس پایا اور اپنے پاس جگہ دی اور تجھ کو ضال (یعنی عاشق وجہ اللہ) پایا پس اپنی طرف کھینچ لایا اور تجھے درویش پایا پس غنی کر دیا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱)

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ان اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ تو خُلقِ عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے... اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ وشمائلِ حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاقِ کاملہ تامہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اخبارِ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تاحال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے لئے بیرونِ ملک تشریف رکھتے ہیں۔ ان دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۲ وفا۔ حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۲ وفا۔ کل زیر ہدایت محترم امیر صاحب مقامی جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ البقرہ کے آخری رکوع کی دعائیہ آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا... فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ تلاوت فرمائی اور پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے نقصانات سے بچنے اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے ہمیں بڑی جامع دعائیں سکھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خود جو دعائیں سکھاتا ہے ان کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم پوری توجہ سے اور دعا کے جملہ آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان دعاؤں کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور انہیں قبول فرمائے گا۔ آپ نے بتایا ان دعاؤں میں یہ بشارت بھی مضمر ہے کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں میں ایسے لوگ موجود رہیں گے جو ابتلاؤں میں ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے اپنے عہدوں کو پورا کرتے چلے جائیں گے۔ اس زمانہ میں ہم نے بھی مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد تازہ کیا ہے۔ ہم سب کی یہ جماعتی ذمہ داری ہے کہ ہم ان دعاؤں کو کبھی نہ بھولیں تاکہ ہم کبھی عہد شکنی کے مرتکب نہ ہوں اور ہمیشہ ہر طرح کے نقصانات سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۵ شعبان ۱۳۹۸ھ
۲۲ وفاء ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا متوازن معاشرہ اور اس کے امتیازی خدوخال

اسلام دنیا میں ایک ایسا حسین معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے جس میں سب کی خداداد استعدادوں اور صلاحیتوں کی کامل نشوونما کا پورا پورا انتظام ہو۔ سب کے لئے اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر روزی کمانے کے یکساں مواقع میسر ہوں۔ پھر ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ جو دولت کمائیں اس کے مالک متصور ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اس کا مختار کل نہ سمجھیں بلکہ اسے رضاکارانہ طور پر دوسروں کی ضروریات کے لئے خرچ کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں، ذاتی مفاد پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دینے کو سعادت عظمیٰ جانیں اور سب حقیقی آزادی کی فضا میں بھائیوں کی طرح اس طرح گھل مل کر رہیں کہ سادہ زندگی، قناعت شعاری اور سیر چشمی کی بدولت امارت کسی کے لئے وجہ افتخار نہ رہے اور غربت کسی کے لئے موجب حقارت نہ بنے حتیٰ کہ کوئی یتیم اپنے آپ کو یتیم تصور نہ کرے، کوئی مسکین مسکینی کے ہاتھوں خوار نہ ہو اور کوئی دوسروں کا دست نگر اور زرخرید غلام نہ بننے پائے۔ دولت کمانے کی امنگ کے باوجود امیر اور غریب سب ہی دولت کی ہوس سے یکسر مبرا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ ایک طرف بھوک، ننگ، یتیمی و یسیری اور بے بسی و بے چارگی کا اور دوسری طرف دولت کی ہوس اور حرص و آز یعنی اکتناز و احتکار دولت کا نام و نشان باقی نہ رہے اور اس طرح معاشرہ میں ایک توازن کی کیفیت رونما ہو کر اس کی ترقی کی ضامن ثابت ہوتی چلی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے متوازن معاشرہ کو اسلامی سوسائٹی کا ایک امتیازی نشان قرار دے کر اسے دینی و دنیوی فلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اسلامی سوسائٹی کے اس امتیازی نشان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(الحشر آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ وہ اس مال کی جو انہیں دیا جاتا ہے کوئی خواہش نہیں رکھتے اور اپنے آپ پر (دوسروں کو) ترجیح دیتے ہیں گو انہیں تنگی ہی ہو۔ اور جن لوگوں کو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا جائے ایسے تمام لوگ بامراد ہونے والے ہیں۔

پھر جو لوگ دولت کی حرص اور اپنے نفس کے بخل کی وجہ سے ایسے متوازن اور حسین معاشرہ کے قیام میں روک بنتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے مجرم گردانا ہے اور انہیں بہت ہیبت ناک انجام سے ڈرایا ہے کیونکہ وہ اس کے قیام میں روک بن کر دینی و دنیوی لحاظ سے قومی ترقی کی راہ مسدود کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ (البلد آیات ۴ تا ۲۰)

ترجمہ:۔ ہم نے یقیناً انسان کو رہین محنت بنایا ہے۔ کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اس پر کسی کا زور نہیں چلے گا۔ وہ (خدا کی راہ میں تھوڑا سا مال خرچ کرکے) کہتا ہے میں نے تو ڈھیروں ڈھیر مال لٹا دیا ہے۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے دیکھنے والا کوئی نہیں۔ کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں پیدا کیں؟ اور زبان بھی اور دو ہونٹ بھی (پیدا نہیں کئے؟) پھر ہم نے اسے ہدایت اور گمراہی کے دونوں راستے بھی بتا دیئے ہیں (مگر) وہ پھر بھی چوٹی پر نہ چڑھا (یعنی بلندی کی طرف نہیں بلکہ پستی کی طرف ہی گیا) اور تجھے کس نے بتایا ہے چوٹی کیا ہے اور کس چیز کا نام) ہے؟ (چوٹی پر چڑھنا غلام کی) گردن چھڑانا ہے یا بھوک کے دن کھانا کھلانا ہے، یتیم کو جو قریبی ہو یا مسکین کو جو زمین پر گرا ہوا ہو۔ پھر (چوٹی پر چڑھنا یہ تھا کہ ان کاموں کے علاوہ) یہ ان میں سے بن جاتا جو ایمان لائے اور (جنہوں نے) ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کی۔ یہی لوگ تو برکت والے ہوں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ نحوست والے ہوں گے۔ ان پر بھٹی کی آگ (کی سزا) نازل ہوگی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اقتصادی نظام اور اس کے نتیجہ میں معرض وجود میں آنے والے نہایت ہی متوازن و حسین معاشرہ کی طرف اشارہ کرکے اس معاشرہ کے توازن کو بگاڑنے والوں کو مجرم گردانا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ ان کا جرم یہ ہے کہ وہ قومی اور ملی سطح پر ترقی کی راہ میں روک بن کر تنزل و انحطاط کی راہ ہموار کر رہے ہوتے ہیں اسی لئے وہ عند اللہ سخت ترین سزا کے مستحق ہوں گے اور وہ یہ ہے کہ ان پر بھٹی کی آگ نازل کی جائے گی۔

ان آیات کی رو سے اسلام کے اقتصادی نظام کی روح یہ ہے کہ معاشرہ کا ہر شخص اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق جائز ذرائع سے دولت پیدا کرنے میں بھرپور حصہ لے کیونکہ وہ مشقت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ دین ہو یا دنیا اللہ تعالیٰ نے اسے رہین محنت بنایا ہے اس لئے ضروری ہے کہ معاشرہ کا ہر فرد اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق آمد پیدا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ اب چونکہ افراد معاشرہ کی استعدادیں اور صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ بعض لوگ زیادہ کمائیں گے اور بعض کم لہٰذا اسلام نے اپنی ضروریات سے زیادہ آمد پیدا کرنے والوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی پیدا کردہ زائد آمدنی کو جس کے وہ جائز طور پر مالک ہیں خزانہ کی شکل میں جمع کرکے اسے گردش میں آنے سے نہ روکیں بلکہ برضا و رغبت اسے انفاق فی سبیل اللہ کے اسلامی احکام کے بموجب خرچ کریں تا اپنی ضرورت سے کم آمدنی پیدا کرنے والوں کی استعدادوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کا خاطر خواہ انتظام ہو سکے اور وہ معاشرہ کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ ان کے لئے اس حد تک اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے کہ معاشرہ میں سے یتیمی و یسیری، غربت و ناداری اور بے بسی و بے چارگی کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ امراء کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود سادگی اور کفایت شعاری اختیار کرکے دوسروں کے ساتھ رحمت اور رأفت کا سلوک کریں اور غرباء کے لئے ضروری ہے کہ وہ صبر، قناعت اور عزت نفس کو اپنا شعار بنا کر خودداری اور بے نیازی کا نمونہ پیش کریں جس معاشرہ کے لوگ خواہ ان کا تعلق طبقہ امراء سے ہو یا غرباء سے ایسا حسین نمونہ پیش کریں گے وہ برکتوں والے لوگ ہوں گے وہ دین اور دنیا دونوں میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ برخلاف اس کے جس معاشرہ کے لوگ یہ حسین نمونہ پیش نہیں کریں گے (یعنی امراء معمولی اور برائے نام خیرات کو ہی کافی سمجھیں گے اور گمان کریں گے کہ گویا ذرا سا مال دے کر انہوں نے ڈھیروں ڈھیر مال لٹا دیا ہے اور غرباء بے صبری اور ہوس کا شکار ہو کر عزت نفس گنوا بیٹھیں گے) وہ نحوست والے لوگ ہوں گے اور ترقی کرنے کی بجائے قومی لحاظ سے وہ تنزل و انحطاط کا شکار ہوتے چلے جائیں گے۔

پس قومی سطح پر مسلمانوں کی ترقی کا راز بلا امتیاز جملہ افراد کی استعدادوں اور صلاحیتوں کی کامل نشوونما کے خاطر خواہ انتظام پر ہے اور یہ انتظام نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلام کے متوازن و حسین و جمیل معاشرہ کا قیام عمل میں نہ آئے۔ پس ہمہ گیر ترقی کے لئے اسلام کے متوازن و حسین معاشرہ کا قیام از بس ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیگبیا (سیرالیون) میں کامیاب سرکٹ کانفرنس

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ سیرالیون سے

شیگبیا سیرالیون کے مشرقی صوبہ کا ایک مشہور شہر ہے جو کینما ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے مشرق میں واقع ہے۔ چیفڈم ہیڈ کوارٹر ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔ فری ٹاؤن (دارالحکومت) سے یہاں باقاعدہ ریل کی آمد و رفت تھی۔ یہاں بہت بڑا پوسٹ آفس اور بینک کی وسیع بلڈنگ آج بھی اس شہر کی اہمیت کی نشاندہی کر رہی ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر عیسائیوں کے کیتھولک اور میتھوڈسٹ فرقے نے اس شہر میں پوری توجہ دی اور آج وہاں ان کا ایک بہت بڑا ہسپتال، سیکنڈری سکول اور دو پرائمری سکول ہیں اور یہاں عیسائیت کا زور ہے۔ یہاں کا پیرامونٹ چیف بھی عیسائی ہے۔ لیکن اس شہر میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی غلامی سے وابستہ تین چار خاندان موجود ہیں۔ یار یوسف شریف جو سیرالیون کے مخلص ترین احمدیوں میں سے ہیں اسی شہر میں مقیم ہیں۔ ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ یہاں پر وسیع پیمانہ پر پیغام حق پہنچایا جائے اس کے لئے انہوں نے محترم امیر صاحب سے یہاں پر سرکٹ کانفرنس کرنے کی درخواست کی۔

چنانچہ اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے پانچ رکنی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے صدر، پیرامونٹ چیف پادری کاہولن، یار یوسف شریف میگبیا، یار الفا شریف، یار الحاجی ابراہیم کورٹ پریذیڈنٹ و لوکل مشنری الحاجی ڈوبا ثامل تھے۔

چنانچہ کانفرنس کے لئے ۲۶ مئی بروز جمعۃ المبارک مقرر کیا گیا۔

کانفرنس کی اطلاع قریبی حلقوں کو سرکلر کے ذریعہ دی گئی۔ شہر کے پیرامونٹ چیف نے عیسائی ہونے کے باوجود بہت ہی تعاون کا مظاہرہ کیا نہ صرف شہر کے لوگوں کو اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مدعو کیا بلکہ اپنی ساری چیفڈم میں بھی اس کا اعلان کرایا۔ ریڈیو سیرالیون سے بھی اس کانفرنس کی خبریں بکثرت میں بار نشر کی گئیں جو انگریزی اور یہاں کی لوکل زبانوں میں تھی۔ مکرم امیر صاحب اس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے ۲۴ مئی کو بو (Bo) تشریف لائے اور یہاں سے خاکسار اور مولوی حمید اللہ خان صاحب کی معیت میں ۲۵ مئی شام کو میگبیا پہنچے۔ ۲۵ مئی کی شام تک اردگرد کی جماعتوں کے ایک صد سے زائد نمائندگان یہاں پہنچ چکے تھے۔ نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کیں۔ نمازوں کے بعد محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ میں اس وقت باقاعدہ کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا مگر ضروری ہے کہ احباب کو ایک اہم امر کی طرف توجہ دلاؤں۔

آپ نے فرمایا کہ ایسے موقع پر جب ملک کے مختلف حصوں سے لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ پھر جب سب مل کر دعائیں کرتے، تسبیح و تحمید کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہیں۔ دعائیں بھی بکثرت قبول ہوتی ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ادھر ادھر کی باتوں کی بجائے اس قیمتی وقت کو دعاؤں، ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید میں گزار کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام ہونے کی وجہ سے ایک بہت بڑی ذمہ داری رکھی گئی ہے اور وہ ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کرنا ہے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ اس لئے ایسے مبارک موقعوں پر اسلام و احمدیت کی ترقی، اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی۔ درازی عمر کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے لئے اپنے عزیزوں کے لئے اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے دعائیں کریں۔ کیونکہ یہ مواقع قبولیت دعا کے مواقع ہوتے ہیں۔

پس میری یہ ہر احمدی بھائی، بہن اور چھوٹے بڑے کو نصیحت ہے کہ اس سرکٹ کانفرنس کے دوران خوب دعائیں کریں۔

نماز تہجد کا خصوصی اہتمام:

۲۶ مئی کو جمعۃ المبارک کانفرنس کے انعقاد کا دن تھا۔ چنانچہ احباب کی کثیر تعداد نے صبح پانچ بجے محترم امیر صاحب کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی اور اسلام و احمدیت کی ترقی، حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے دعائیں کیں۔

نماز فجر کے بعد محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اس وقت کو سوال و جواب کا سیشن سمجھا جائے اور اگر کسی نے کسی قسم کا سوال کرنا ہو تو میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔

چنانچہ اسلام۔ عیسائیت، مسئلہ تقدیر۔ زکوٰۃ۔ نماز وتر کے بارے میں مختلف قسم کے سوالات کئے گئے۔ جناب امیر صاحب نے ان کے تسلی بخش جواب دیئے۔

کانفرنس کا آغاز:

نماز فجر کے بعد جماعت کے جنرل سیکرٹری الحاجی بونگے نے محترم امیر صاحب سے درخواست کی کہ جماعت کے ایک وفد کو پیرامونٹ چیف سے ملنا چاہیئے اور یہاں کے رواج کے مطابق اطلاع کرنی چاہیئے کہ ہم کانفرنس کے لئے آپ کے شہر میں آئے ہیں۔ چنانچہ محترم امیر صاحب، الحاجی بونگے جنرل سیکرٹری، یار یوسف شریف اور مسٹر آئی کے محمد، الحاجی ابراہیم خاکسار اور مولوی حمید اللہ خان صاحب چیف کے کمپاؤنڈ پہنچے۔ الحاجی بونگے نے محترم امیر صاحب اور وفد کا تعارف کرایا۔ چیف نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ میری مدت سے خواہش تھی کہ احمدیہ مشن میرے شہر میں بھی آکر تبلیغ کرے۔ سو آج میری امید بر آئی ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی چیفڈم کے لوگوں کی طرف سے مشن کے امیر اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں نے ٹاؤن کے لوگوں کو بھی کانفرنس میں بلایا ہے۔ اسی طرح اپنی چیفڈم کے لوگوں کو بھی اس لئے چونکہ لوگوں نے باہر سے آنا ہے۔ جب لوگ کورٹ بارے میں جمع ہو جائیں گے تو میں محترم امیر صاحب اور آپ لوگوں کو اس کی اطلاع کر دوں گا۔

محترم امیر صاحب نے بھی مشن کی طرف سے چیف صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ان کی اور ان کی رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے دعا کی۔

ساڑھے نو بجے چیف کی طرف سے پیغام ملا کہ انتظامات مکمل ہو گئے ہیں آپ تشریف لے آئیں۔ جب محترم امیر صاحب وہاں پہنچے تو احباب نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ کورٹ بارے میں اگرچہ کانفرنس کی وجہ سے زیادہ تر بنچ وغیرہ رکھے گئے تھے پھر بھی اس میں تل دھرنے کے لئے جگہ نہ تھی۔ لوگ کورٹ بارے کی دیواروں پر، باہر دھوپ اور تیز دھوپ کے نیچے کھڑے ہو کر اس کانفرنس کے سننے کے مشتاق تھے۔ اتنی زیادہ حاضری تھی کہ اس کو سیرالیون کا دوسرا بڑا جلسہ سالانہ کہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ٹاؤن میگزین کا بھی انتظام کیا گیا۔

کارروائی محترم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو جبرئیل کریم لوکل مشنری نے کی۔ اس کے بعد مسٹر آئی کے محمد نے جناب امیر صاحب اور مشن کے چند معزز افراد کا تعارف کرایا۔ بعد جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ پیرامونٹ چیف پادری روی۔ کاہولن نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کرایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی غرض و غایت اس نام کی وجہ تسمیہ، بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعاوی پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو نصیحت فرمائی کہ یہ بہت اہم کانفرنس ہے آپ کا فرض ہے کہ پورے انہماک اور توجہ سے تقاریر کو سنیں تاکہ پھر اس پیغام کو دوسروں تک پہنچا سکیں۔ آپ نے احباب کی اس کانفرنس میں شمولیت پر ان کو خوش آمدید کہا اور شکریہ بھی ادا کیا۔

اس استقبالیہ خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے موثر خطاب میں عیسائیوں اور مسلمانوں اور دیگر مذاہب والوں کو مدنظر رکھا۔ آپ نے فرمایا جب بھی کبھی ایسے مواقع پر کچھ تقریر کرنے کی توفیق ملی۔ میرے مدنظر ہر مذہب کے سامعین رہے۔ آج بھی چونکہ اس کانفرنس میں عیسائی، مسلمان، بہائی اور دیگر مذاہب کے افراد شامل ہیں اس لئے میں سب کے مخاطب ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ امام مہدی جس کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ آچکا ہے اور اس زمانہ کے لئے آپ نے جو پیشگوئیاں اور نشانات بیان فرمائے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ تمام پیشگوئیاں اور نشانات پورے ہو گئے اور مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں جو خاص نشانات آپ کی ذات مبارک سے وابستہ تھے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مبارک وجود میں پورے ہو گئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر مسلمانوں کے لئے مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ اس لئے امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ آپ کی اطاعت میں شامل ہوں۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسیح جس کے آنے کا بائیبل اور آپ کی دوسری کتب میں وعدہ ہے، ظاہر ہو گیا ہے اور مسیح علیہ السلام کی آمد سے متعلق سب نشانات پورے ہو گئے۔ آپ کو اپنے وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے صلیب سے بچایا اور تین دن قبر میں زندہ رہنے کے بعد (جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے) اپنے زخموں پر مرہم لگانے اور ان کے اچھے ہونے کے بعد اپنے اہم فرض کے مطابق اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو پیغام حق دینے کے لئے تبت کے رستہ کشمیر چلے گئے اور وہاں تبلیغ کی۔ ان کو وہاں کامیابی ہوئی اور وہیں آپ کی وفات ہوئی اور محلہ خانیار سرینگر میں آپ کا مزار ہے۔ لہٰذا کسی مسیح کی آمد سے مراد کسی دوسرے شخص کا آنا تھا جس میں تمام مسیحی صفات موجود ہوں جیسا کہ حضرت مسیح نے بائیبل میں اس نکتہ کو خود حل کر دیا ہے کہ یہود نے آپ کا انکار کیا اور کہا کہ جب تک ایلیاہ نہ آئے ہم آپ کو نہیں مان سکتے کیونکہ اس کے آنے کا وعدہ ہمیں دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ایلیاہ آ چکا اب اس نے دوبارہ نہیں آنا۔ انہی صفات کے حامل دوسرے شخص نے آنا تھا اور وہ آپ میں موجود ہے۔ اسی طرح مسیح کی آمد سے مراد کسی دوسرے شخص کا آنا ہے جو حضرت مسیح کی صفات کا حامل ہو چنانچہ وہ شخص آ چکا۔ اب مسلمانوں کے لئے خواہ وہ قیامت تک انتظار کریں کوئی مہدی نہیں آئے گا اور عیسائی تو پہلے ہی انیس سو سال سے مسیح کا انتظار کر رہے ہیں۔ پس مسیح جو آنے والا تھا آ چکا۔ اب قیامت تک کوئی دوسرا مسیح ظاہر نہیں ہوگا۔ یہی میرا پیغام ہے کہ آپ پر ایمان لا کر آپ کی جماعت میں شامل ہوں۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ایک نہایت آسان طریق بتایا ہے جس سے آپ کی صداقت معلوم کی جا سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آسان طریق دعا ہے کسی شخص کی باتوں میں نہ آئیں۔ صاف دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہم نے یہ پیغام سنا ہے۔ اے اللہ تو ہی جانتا ہے کہ یہ شخص جس نے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے سچا ہے یا جھوٹا۔ اگر یہ تیری طرف سے آیا ہے تو اے خدا ہمیں اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا کر تاہم اس کے منکر ہونے کی صورت میں ہی اس دنیا سے نہ گزر جائیں۔ انشاء اللہ خود اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے گا۔ آپ نے فرمایا خدا کے فضل سے سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگ ہیں جو مسیحی خوابوں اور رؤیا کے ذریعہ آپ پر ایمان لائے ہیں۔ ان میں سے ایک آپ کے سامنے ہے وہ ہے پراہاؤٹ چیف وی وی کاہلوں۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کے نتیجہ میں آپ پر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت ظاہر فرمائی۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین!

آپ کی اس پر تاثیر تقریر کے بعد الحاجی بونگے نزل سیکرٹری احمدیہ مشن سیرالیون نے مینڈھے زبان میں "جماعت احمدیہ کے عقائد" پر تقریر کی۔ آپ نے لوکل زبان میں تفصیل سے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد وہی ہیں جو بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے بیان فرمائے ہیں۔ وہی کلمہ۔ وہی نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ۔ وہی کعبہ۔ وہی شریعت یعنی قرآن مجید اور وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس پر ہر احمدی مسلمان کا ایمان ہے۔

بدقسمتی سے بعض لوگوں نے اپنے پیٹ کی خاطر جماعت احمدیہ کی مخالفت اپنا نصب العین بنا لیا ہے اور دن رات معصوم لوگوں کو جماعت کے متعلق غلط اور جھوٹی باتیں بتاتے ہیں اور گمراہ کن پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ ان کی تقریر لوگوں نے بہت پسند کی اور خوب سنی۔

الحاجی بونگے کی تقریر کے بعد مسٹر آئی کے محمد جو کہ مشرقی صوبہ کے پرائمری سکول کے منیجر بھی ہیں۔ نے سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی خدمات تعلیمی اور طبی میدان میں بیان کیں۔ آپ نے تفصیل سے احمدی جماعتوں کی تعداد پرائمری سکولز، احمدیہ سیکنڈری سکولز، احمدیہ نصرت جہاں سکولز اور جماعت کی خدمات کو تفصیل سے بیان کیا۔

بعد ازاں مسٹر عبدالسلام صاحب ظافر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول واہ نے "امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں" کے موضوع پر عربی زبان میں تقریر کی۔ آپ نے امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ کے نشانات، پیشگوئیوں کا پورا ہونا بیان کر کے بتایا کہ جب سب نشانات پورے ہو چکے ہیں تو امام مہدی علیہ السلام بھی ظاہر ہو چکے ہیں۔ آج ساری دنیا میں آپ کے متبعین دن رات اسلام اور قرآن کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد الفا شریف آف بو نے "اسلام میں مالی و جانی قربانیاں" کے موضوع پر لوکل جماعت میں تقریر کی اور آخر میں اپنی طرف سے ایک پونڈ پیش کرتے ہوئے احباب کو اس موقعہ پر مالی قربانی کی اپیل کی۔ چنانچہ مالی قربانی کا ایمان افروز منظر ہوا۔ ایک بوڑھی عورت جس کے جسم پر تن ڈھانکنے کے لئے پورا کپڑا بھی نہ تھا بالکل ضعیف اور غریب معلوم ہوتی تھی پہلے چند سکے میز پر رکھ گئی پھر دوبارہ گھر جا کر کچھ سکے لائی اور اس وقت آئی جب یہ کارروائی ختم ہو چکی تھی اور پھر سٹیج پر آ کر دوبارہ وہ سکے پیش کئے۔

الفا شریف کی تقریر کے بعد الحاجی ڈیا الحاجی ابراہیم کاہلوں نے بھی لوکل زبانوں میں تقاریر کیں۔ مولوی حمید اللہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے تین دلائل پیش کئے، ضرورت زمانہ، تائید الٰہی اور آپ کے دشمنوں کی ہلاکت پر آپ نے عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اردو نے قرآن اور حدیث بیان کی اور قرآن مجید سے سورۃ جمعہ کی یہ آیت

"وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ"

اور حدیث میں اشارہ کہ

"وہ موعود حضرت مسلمان فارسی کی نسل سے ہوگا"

بیان کی۔

اس سلسلہ کی آخری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول لواچے بو کی تھی۔ آپ نے احمدی احباب سے دردمندانہ اپیل کی کہ سلسلہ احمدیہ کی خاطر مالی و جانی قربانیوں میں پیش پیش رہیں۔ آپ نے بتایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے کس طرح مالی و جانی قربانیاں دیں اور آج ہم میں سے ہر ایک ان کے لئے دعا میں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب ہمیں موقعہ دیا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ دل لگا کر اس کے لئے تیار رہیں۔

اس کے بعد جمعہ کے لئے پہلا اجلاس ختم ہوا۔ نماز جمعہ محترم امیر صاحب نے بیت الفا شریف کے سٹور کے وسیع و عریض ہال میں پڑھائی جو احمدیوں اور غیر از جماعت بھائیوں سے پر تھا۔ چنانچہ لوگوں نے باہر برآمدہ میں بھی نماز ادا کی۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے جو کسی اور جماعت کو حاصل نہیں۔ دوسرے لٹریچر شائع کر سکتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے مبلغ بھیج سکتے ہیں، مالی قربانی میں ہم سے بڑھ سکتے ہیں مگر اس بات پر ہم کو فخر ہے کہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جو منظم ہے وہ ایک آواز پر اٹھتی اور ایک آواز پر بیٹھتی ہے۔ دوسرے مسلمان اگر منظم ہو بھی جائیں تو پھر بھی ان میں اختلافات رہیں گے۔ کوئی ایک بات پر دھرنا نہیں ہوگا، تو کوئی دوسری پر۔ مگر خدا کے فضل سے دنیا کے ہر خطہ میں بسنے والے احمدی خدا کے خلیفہ کی آواز پر کان دھرتے اور دل و جان سے قبول کرتے ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد کورٹ باری میں ٹھیک تین بجے دوسرا اجلاس مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو خاکسار نے کی۔ سنگھیما کے پراہاؤٹ چیف نے جماعت ہائے احمدیہ کے امیر کا تبدیل سے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس کے شہر میں ایسی کانفرنس منعقد کی۔ چیف نے کہا مجھے خوشی ہے کہ میری ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس پیغام کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے لئے یہ شہر احمدیہ کورٹ باری ہمیشہ کھلے ہیں جب بھی وہ کسی قسم کی مذہبی تقریب کرنا چاہیں میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ آخر میں سب مقررین اور سامعین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بعد ازاں جناب امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد میرا فرض ہے کہ میں خاکسار پراہاؤٹ چیف اور ان کی رعایا کے لوگوں کا اپنی اور احمدیہ مشن سیرالیون کی طرف سے شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے ہمیں ہر قسم کا تعاون پیش کیا۔ اور ہماری اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم رول ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ چیف اور اس کے لوگوں کو جزائے خیر دے اور ہمیشہ امن و سلامتی میں رکھے۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور سرکٹ کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

الحمد للہ علیٰ ذٰلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ جنوری ۷۸ء

۱۔ محترمہ محمدی بی بی صاحبہ کوٹ مہتاب خاں	قصور	۱۵—۰۰
۲۔ لجنہ اماء اللہ جیکب آباد		۲۰—۰۰
۳۔ والدین مرحومین چوہدری عباس احمد صاحب پنڈ دادنخان		۳۵—۰۰
۴۔ مکرم شیخ عبداللطیف صاحب	فیصل آباد	۱۰—۰۰
۵۔ " " عبدالکریم صاحب	"	۱۵—۰۰
۶۔ " " نذیر احمد سلیم احمد صاحبان	"	۲۰—۰۰
۷۔ سعدیہ، طاہر، شاہد، فرحت مقصود	"	۱۰—۰۰
۸۔ مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب	"	۵۰—۰۰
۹۔ " چوہدری حمید اللہ صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۰۔ " مستری بشیر احمد صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۱۱۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	ربوہ	۳۲۸—۰۰
۱۲۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زبیری	راولپنڈی	۲۰—۰۰
۱۳۔ مکرم میجر منصور صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۴۔ " زکی احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۵۔ " چوہدری عبدالخالق صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۶۔ " سید محمد احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۷۔ " فضل الرحمٰن صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۸۔ " احمد خان صاحب	"	۵۰۰—۰۰
۱۹۔ محترمہ بیگم نثار احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۰۔ مکرم قریشی محمد عظیم صاحب	"	۱۵—۰۰
۲۱۔ " شیخ محمد عثمان صاحب	"	۲۰—۰۰
۲۲۔ " میجر منصور عالم صاحب	"	۵۰—۰۰
۲۳۔ " حکیم پیر احمد صاحب مرحوم	سیالکوٹ	۱۰—۰۰
۲۴۔ " عبدالقیوم صاحب	"	۳۰—۰۰
۲۵۔ " عبدالمنان صاحب	راولپنڈی	۱۰—۰۰
۲۶۔ " عبدالقیوم صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۷۔ " میاں شمس الدین صاحب صراف	"	۱۰—۰۰
۲۸۔ " سلیم اختر صاحب	"	۵۰—۰۰
۲۹۔ " خواجہ ظفر احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۱۰—۰۰
۳۰۔ " خواجہ عبدالرحمٰن صاحب "	"	۲۵—۰۰
۳۱۔ " شیخ فضل الرحمٰن صاحب	اوکاڑہ	۱۵۰—۰۰
۳۲۔ " " فاضل محمود صاحب	"	۱۵—۰۰
۳۳۔ " " فضل محمد نذیر احمد صاحبان	"	۱۰—۰۰
۳۴۔ " محمد رفیق صاحب	"	۱۰—۰۰
۳۵۔ بچگان ملک عبدالمالک صاحب	دوالمیال	۱۰—۰۰
۳۶۔ مکرم محمد افضل صاحب ڈار گورنمنٹ ہائی سکول منڈی چوہڑکانہ		۷۰—۰۰
۳۷۔ " سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	کھاریاں	۱۸۵—۰۰
۳۸۔ " ملک سلطان رشید خان صاحب	کوٹ فتح خاں	۱۰—۰۰
۳۹۔ " میاں محمد شفیع صاحب ودیاون	کراچی	۱۰۰—۰۰

ماہ فروری ۷۸ء

۱۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ		۲۵—۰۰
۲۔ مکرم منیر احمد صاحب	سیالکوٹ شہر	۲۵—۰۰
۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ خلیل احمد صاحب	"	۲۵—۰۰
۴۔ خواجہ ظفر احمد صاحب		۱۰—۰۰
۵۔ مکرم بشارت احمد صاحب	مصطفیٰ آباد لاہور	۲۵—۰۰
۶۔ " شیخ عبدالمجید صاحب	فیصل آباد	۲۰—۰۰
۷۔ " محمد عبداللہ صاحب	"	۵۰—۰۰
۸۔ محترمہ صادقہ شریف صاحبہ	"	۵۰—۰۰
۹۔ " امۃ الحی صاحبہ	"	۵۰—۰۰
۱۰۔ " ثریا لطیف صاحبہ	"	۱۵—۰۰
۱۱۔ مکرم شیخ عبدالکریم صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۲۔ " ڈاکٹر محمد امین الدین عامر صاحب	"	۴۸—۰۰
۱۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب	"	۵۰—۰۰
۱۴۔ " صفیہ سلطانہ صاحبہ	"	۲۰—۰۰
۱۵۔ مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب	"	۱۵—۰۰
۱۶۔ " رفیق احمد صاحب طاہر	"	۵۰—۰۰
۱۷۔ " این۔ اے خان صاحب اسلام آباد راولپنڈی		۱۰—۰۰
۱۸۔ " ناصر اقبال صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۹۔ بچگان شیخ شان محمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۰۔ مسز محمد اسمٰعیل قریشی صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۱۔ مکرم میاں محمد صادق صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۲۔ " صوبیدار امین الحق صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۳۔ " پسران ملک محمد عبداللہ صاحب	"	۲۵—۰۰
۲۴۔ محترمہ امۃ الاعلیٰ بیگم صاحبہ	"	۱۰—۰۰
۲۵۔ مسز ظفر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۲۶۔ لجنہ اماء اللہ کراچی	"	۱۲—۵۰
۲۷۔ محترمہ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کھاریاں		۷۵—۰۰
۲۸۔ لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل		۱۰—۰۰
۲۹۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۴۵—۰۰
۳۰۔ بچگان ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال		۲۰—۰۰
۳۱۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۳۲۔ " نصیر احمد صاحب	"	۱۰—۰۰
۳۳۔ " سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گجرات		۵۰—۰۰

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم خواجہ عبداللہ جان صاحب سیکھوانی ابن میاں نانک سیکھوانی سبزی فروش رحمت بازار ربوہ ۱۲ جولائی ۷۸ء کو رحلت فرما کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت خوش اخلاق اور ہنس مکھ انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا ان کا شیوہ تھا۔

مرحوم آٹھ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ علاج معالجہ کے باوجود افاقہ کی صورت پیدا نہ ہوئی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

۱۳ جولائی کو ہی بعد نماز عصر مسجد ناصر (دارالرحمت غربی) میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کی کثیر تعداد شامل ہوئی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر دعا بھی محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کروائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(خواجہ بشارت احمد سبزی فروش رحمت بازار ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کی آنکھ میں تکلیف ہے۔ احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ڈاکٹر عبدالغفور ناہید۔ سرگودھا)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ ٹانگ پر چوٹ آنے کی وجہ سے جو صدمہ برداشت کر رہی ہیں اور جوڑوں میں درد کی تکلیف بھی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین (عبدالرزاق ناہید۔ مناما بحرین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر صاحبان مجالس موصیان کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام کے ساتھ اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجراء کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہیئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا ممکن ہے بعد میں ہم اس کا نام بھی بدل دیں لیکن فی الحال منتخب صدر ہی سیکرٹری وصایا ہوگا اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے۔" (الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

پس تمام صدر صاحبان مجالس موصیان جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ امام وقت ایدہ اللہ کی مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل فرمائیں گاہے گاہے مجلس موصیان کے اجلاس منعقد کریں اور موصیان کو ان کے فرائض یاد دلائیں نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے جو اعلانات الفضل میں کروائے جا رہے ہیں انہیں ہر موصی تک پہنچائیں۔ بالخصوص اس امر کی نگرانی کریں کہ ہر موصی اور موصیہ سال گزرنے کے بعد فارم اصل آمد پُر کر کے دفتر کو بھجوائیں۔ فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کی وجہ سے کسی موصی کی وصیت کی منسوخی کے معاملہ کو مجلس کارپرداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح موصیان کی تربیتی و دینی نگرانی بھی کریں کہ موصیان اپنے اعلیٰ دینی معیار تقویٰ و قربانی پر قائم ہیں۔

خواتین موصیات میں یہ سب کام نائب صدر صاحبہ مجلس موصیات کے ذمہ ہیں۔

تمام امراء کرام صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی فرماتے رہیں کہ ان کی جماعت میں مندرجہ بالا پروگرام پر عمل کیا جا رہا ہے گاہے گاہے اس کام کی رپورٹ نظارت بہشتی مقبرہ کو آنی چاہیئے تا مرکز کو پتہ چلے کہ مجالس موصیان بیدار ہیں اور فعال ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب شادی

برادرم عبد الباری ملک صاحب قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ بارک شائر بریڈفورڈ کی تقریب شادی مورخہ ۱۷ جون ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ ہمراہ عزیزہ آمنہ بیگم بنت مکرم صوفی غلام محمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان عمل میں آئی۔ نکاح اسی روز مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے بعوض مبلغ ایک ہزار پونڈ مہر لندن میں پڑھا۔ بارات بریڈفورڈ سے لندن آئی۔ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۷۸ء بروز اتوار والی ایم سی اے ہال بریڈفورڈ میں دعوت ولیمہ ہوئی جس میں شرکت کیلئے دیگر احباب کے علاوہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی لندن سے تشریف لائے۔ متعدد دیگر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعث رحمت و ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(احمد سعید انور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ۔ انگلستان)

تبدیلی سائیکل: میرا سائیکل ہیرو ۱۴ جولائی کو علیم آئرن سٹور رحمت بازار ربوہ سے کسی دوست کے سائیکل سے تبدیل ہو گیا ہے۔ جس دوست کا سائیکل تبدیل ہوا ہے وہ مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ (مستری مقصود احمد۔ دکان مرمت سلائی مشین۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ)

تازہ بشارتوں کا عظیم الشان نزول

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد عالیہ سے مالی قربانی کی عظمت و اہمیت ظاہر ہے۔ احباب مالی جہاد کے میدان میں اپنی مساعی جمیلہ کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ نیز امراء کرام، صدر صاحبان و سیکرٹریان مال چندہ جات کی بروقت ادائیگی اور ترسیل کی پوری پوری نگرانی فرما کر اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان بشارتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مفوضہ فرائض کی اعلیٰ رنگ میں انجام دہی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید محبوب علی شاہ صاحب مرحوم آف بلانوالہ کی وفات

(مکرم سید مختار احمد صاحب ہاشمی۔ دار الصدر شرقی ربوہ)

میری پھوپھی زاد بہن محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ جو میرے چچازاد بھائی محترم سید محبوب علی شاہ صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں کچھ عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آ رہی تھیں موضع بلانوالہ ضلع سیالکوٹ میں علاج معالجہ کی سہولت میسر نہ تھی اس لئے عزیزم مبارک احمد صاحب ہاشمی اپنی والدہ محترمہ کو اپنے پاس اسلام آباد لے آئے اور انہیں یہاں علاج معالجہ کے تسلی بخش انتظام ہونے کے علاوہ دیگر ہر قسم کی سہولت اور آرام میسر رہا۔ اس عرصہ میں زیادہ تر اپنے چھوٹے بھائی محترم ڈاکٹر کیپٹن سید محمد جی صاحب ایم بی بی ایس ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر (ریٹائرڈ) کے زیر علاج رہیں اور اس عرصہ میں انہیں افاقہ بھی ہوتا رہا مگر وقت مقدر آ پہنچا تھا۔ مورخہ ۷/۸ ۱۳ بروز بدھ بوقت چھ بجے صبح اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جن عزیزان کو تشویشناک صورت حال کی اطلاع مل چکی تھی وہ تو اسلام آباد پہنچ گئے تھے اور وفات ہونے پر دیگر رشتہ داران کو بذریعہ فون اطلاع دے دی گئی چنانچہ سب رشتہ داران تک ربوہ جمع ہو گئے۔

اس موقع پر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے اصحاب نے بہت ہمدردی، محبت اور اخوت کا مظاہرہ کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ہمشیرہ مرحومہ کی مقامی جماعت نے وہاں نماز جنازہ پڑھی۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے عزیزم مبارک احمد ہاشمی ان کی نعش بذریعہ ویگن ربوہ لے آئے جو رات ۱½ بجے ربوہ پہنچی۔ صبح ۷/۸ ۱۴ بعد نماز فجر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مسجد مبارک کے جنوبی حصہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور اسی وقت بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

ہمشیرہ مرحومہ نیک، صالحہ اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ بیماری کے ایام نہایت صبر و رضا کے ساتھ گزارے۔ مرحومہ کی چار لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ میری ہمشیرہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے
مشہور مجرب
۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حب اٹھرا — مکمل کورس پچیس روپے
تریاق اولاد گولیاں — " تیس روپے
زد جام عشق (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے
حکیم عبد الحمید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون ۷۴۸۴۴
ربوہ۔ فون: ۶۳۸